

27143 - شراب نوش کی نمازیں چالیس یوم تک قبول نہیں ہیں

سوال

کیا یہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے صحیح ثابت ہے کہ شراب نوشی کرنے والے کی چالیس یوم تک نماز قبول نہیں ہوتی؟

پسندیدہ جواب

الحمد لله.

جی ہاں بہت ساری صحیح احادیث میں شراب نوشی کی سزا وارد ہے کہ اس کی چالیس یوم تک نماز قبول نہیں ہوتی، اور یہ حدیث عمرو بن العاص، اور ابن عباس، اور ابن عمر، اور ابن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے مروی ہے۔

دیکھیں: السلسلة الاحادیث الصحیحة حدیث نمبر (709) (2039) (2695) (1854) .

ان احادیث میں ابن ماجہ کی درج ذیل حدیث ثابت ہے:

عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" جس نے بھی شراب نوشی کی اور اسے نشہ آگیا تو اس کی چالیس روز تک نماز قبول نہیں ہوگی، اور اگر وہ مر گیا تو آگ میں جائیگا، اور اگر توبہ کر لے تو اللہ اس کی توبہ قبول کریگا، اور اگر اس نے دوبارہ شراب نوشی کی اور نشہ ہوگیا تو چالیس یوم تک اس کی نماز قبول نہیں ہوگی، اگر مر گیا تو آگ میں جائیگا، اور اگر توبہ کر لے تو اللہ اس کی توبہ قبول کر لے گا، اور اگر اس نے پھر دوبارہ شراب نوشی کی اور نشہ ہوگیا تو اس کی چالیس یوم تک نماز قبول نہیں ہوگی، اگر مر گیا تو آگ میں جائیگا، اور اگر توبہ کر لے تو اللہ اس کی توبہ قبول کریگا، اور اگر وہ پھر دوبارہ شراب نوشی کرتا ہے تو پھر اللہ کو حق ہے کہ وہ اسے روز قیامت ردغة الخبال پلائے۔

صحابہ کرام نے عرض کیا: اے اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم ردغة الخبال کیا ہے؟

تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جہنمیوں کا خون اور پیپ "

اسلام سوال و جواب

نگران اعلیٰ:
شیخ محمد صالح المنجد

سنن ابن ماجہ حدیث نمبر (3377) علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح ابن ماجہ حدیث نمبر (2722) میں اسے صحیح قرار دیا ہے۔

نماز قبول نہ ہونے کا معنی یہ نہیں کہ نماز ہی صحیح نہیں، یا پھر وہ نماز ادا ہی نہ کرے، بلکہ اس کا معنی یہ ہے کہ اسے اس نماز کا اجر و ثواب نہیں ملے گا، تو اس طرح نماز ادا کرنے کا فائدہ یہ ہو گا کہ وہ نماز کی ادائیگی سے بری الذمہ ہو جائیگا، اور اسے ترک کرنے کی سزا نہیں دی جائیگی، لیکن اگر وہ نماز بھی ادا نہ کرے تو اسے اس کی بھی سزا ہو گی۔

ابو عبد اللہ محمد بن نصر المروزی کہتے ہیں:

" قولہ: " اس کی نماز قبول نہیں ہو گی " یعنی اسے شراب نوشی کی سزا کے طور پر چالیس یوم تک نماز کا ثواب حاصل نہیں ہو گا، جیسے علماء نے خطبہ جمعہ کے دوران کلام کرنے والے شخص کے متعلق کہا ہے کہ وہ ادا تو کرے گا لیکن اس کا جمعہ نہیں ہو گا، ان کی مراد یہ ہے کہ اسے اس گناہ کی پاداش میں جمعہ کی ثواب حاصل نہیں ہو گا "

دیکھیں: تعلیم قدر الصلاة (2 / 587 - 588)۔

مزید آپ سوال نمبر (20037) کے جواب کا مطالعہ ضرور کریں۔

اور امام نووی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" اور اس کی نماز کی عدم قبولیت کا معنی یہ ہے کہ اسے اس نماز کا اجر و ثواب نہیں ملے گا، اگرچہ نماز ادا کرنے کی وجہ سے اس کا فرض ادا ہو جائیگا، اور اسے دوبارہ ادا کرنے کی کوئی ضرورت نہیں " اھ

اور اس میں کوئی شك و شبہ نہیں کہ شراب نوشی کرنے والے پر نماز کی بروقت ادائیگی فرض ہے، اگر اس نے اس میں کوئی کمی کی اور نماز ادا نہ کی تو وہ کبیرہ گناہ کا مرتکب ٹھرے گا، جو شراب نوشی جیسے کبیرہ گناہ سے بھی زیادہ بڑا ہے۔

یہ تو شراب نوشی کرنے والی کی سزا ہے جب وہ توبہ نہ کرے، لیکن جو شخص توبہ کر لے تو اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول کر کے اس کے اعمال بھی قبول فرما لیتا ہے، جیسا کہ سابقہ حدیث میں ہے " اگر وہ توبہ کرے تو اللہ اس کی توبہ قبول کر لیتا ہے "

اسلام سوال و جواب

نگران اعلیٰ:
شیخ محمد صالح المنجد

اور جیسا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: " توبہ کرنے والا بالکل ایسا ہی ہے جیسے کسی شخص کا کوئی گناہ نہ ہو "

سنن ابن ماجہ حدیث نمبر (4250) علامہ البانی رحمہ اللہ نے اسے صحیح ابن ماجہ میں حسن قرار دیا ہے۔

واللہ اعلم .